6

سلسلہ اصلاحِ امت

جنت کے مہماں بنیے

امان اللہ عاصم

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

جنت کے مہماں بنیے

امان اللہ عاصم

دار الابلاغ
DARULIBLAGH

دار الابلاغ

کتاب و سنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جنت کے مہمان بنیے

تالیف

امان اللہ عاصم

اشاعت .... مئی 2016ء

- لاہور- دارالاندلس 372305[illegible] - دارالسلام شوروم 37232400 - مکتبہ قدوسیہ 37230585 - مکتبہ سلفیہ 37237184 - کتاب سرائے 37320318 - اسلامی اکیڈمی 37357587 - نعمانی کتب خانہ 37321865 - مکتبہ رحمانیہ 37224228 - مکتبہ دارالسعدی 37639687 - الابلاغ 35717842 - الابلاغ (جیل روڈ 042-35717842 گلبرگ 042-35717842 ماڈل ٹاؤن 042-35942233)
- راولپنڈی- تحریکات علمیہ کشمیری بازار 5535188 - دارالفکر اسلامی 0321-6216287 - مکتبہ عائشہ 0321-5075075, 051 5551014-
- اسلام آباد- المسعود اسلامک سکس 2261356 - الابلاغ 2261420 - دارالسلام شوروم 0321-5370378 - المدنی ایمز جنگل 0321-8014006, 051-4434515-
- کراچی- فضلی سنز 32212991 - مکتبہ دار القرآن 021-32211996 علمی کتب خانہ اردو بازار 32628939 -
- فیصل آباد- مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204 - مکتبہ الحمد عصا کین پور بازار 041-2629292, 0300-6626021
- پشاور- معراج کتب خانہ 214720 - انور اسلامک بک سنٹر 0331-9094723 ● حیدرآباد- مکتبہ محمدیہ الستفیہ 0333-2607264
- واہ کینٹ: الابلاغ 051-4541148 ● سیالکوٹ- مکتبہ رحمانیہ ناصر روڈ سیالکوٹ 052-4591811 مکتبہ الاذان 0332-8787666

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز پاکستان

27 ویسٹ علیم منظر فرنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

0300-4453358, 042-37361428

ضروری نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور انسانی بساط و طاقت کے مطابق ہم نے اس کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ خاص طور پر عربی عبارات میں صحیح اعلاط میں پوری طرح احتیاط کی ہے۔ لیکن پھر بھی بشری تقاضے کے تحت اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو از راہ کرم مطلع فرمائیں۔

فہرست مضامین

حرف تمنا

جنت کے مہمان بنئے!

جنت مؤمن کی آخری اور حقیقی منزل ہے۔ ہر مومن اپنی زیست ناپائیدار کا یہ سفر جاری ہی اس کے حصول کے لیے کیے ہوتے ہے۔ اللہ کریم نے بھی قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اپنے بندوں کو جنت کے حصول کی ترغیب دلائی ہے اور اس کے حسین و دلکش مناظر کی منظر کشی کی ہے۔ جنت کے اعلیٰ درجات کا حصول اور خالص طور پر جنت الفردوس کے مالک بننے کا خواب ہم میں سے ہر کوئی صاحب ایمان دیکھتا ہے۔ دراصل ''جنت'' اللہ کریم مالک کائنات کی مؤمن سے راضی ہو جانے کی علامت ہے۔ دوسرے لفظوں میں جنت اسے ہی ملتی ہے کہ جس سے اللہ کریم راضی و خوش ہوگیا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ جنت ایسے شخص کے نصیب میں بھی ہو جائے کہ جس سے وہ ناراض و ناخوش ہو۔ آسان الفاظ میں جنت کبھی اللہ کے باغیوں، نافرمانوں، سرکشوں کی ملکیت نہیں بن سکتی تو قارئین اس مختصر کتابچہ میں ہم نے جنت کے محلات کے حصول اور پھر ان دودھ و شہد کی نہروں والی جنت کے سرکاری، شاہی و الٰہی مہمان بننے کے ''گر'' بتائے ہیں۔ آپ بھی ان بابرکت طریقوں پر عمل کریں اور اللہ کریم کی رضا و خوشنودی کا پروانہ حاصل کر کے جنت کے حقدار اور مہمان بن جائیں۔ اللہ اکبر! اس سے بڑھ کر خوش نصیب اور کون ہوسکتا ہے کہ جو اللہ کا مہمان بن جائے۔

خادم کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

۳۱ مارچ ۲۰۱۶ء

باب 1

جنت کے دروازے

اللہ تعالیٰ نے جنت میں اہل جنت کے داخلے کے لیے دروازے بنائے ہیں۔ جن کا تذکرہ قرآن حکیم میں ان الفاظ میں ملتا ہے:

﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾﴾ [الرعد:۱۳/ ۲۳، ۲۴]

’’ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے باپ دادا، ازواج اور اولاد میں سے جو نیک ہوں گے (وہ بھی داخل ہوں گے) اور ہر دروازے سے ان کے پاس فرشتے آئیں گے۔ (کہیں گے:) تم پر سلام ہو کیونکہ تم نے (دنیا کی زندگی میں) صبر کیا۔ زندگی کا بہت اچھا صلہ ملا ہے۔‘‘

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾﴾

[ص: ۳۸/ ۴۹، ۵۰]

’’پرہیزگاروں کے لیے بہترین مقام ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات، جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں۔‘‘

تیسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ سِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾﴾

[الزمر: ۳۹/ ۷۳]

”جولوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے انہیں گروہوں کی صورت میں چلایا جائے گا حتی کہ وہ جنت تک پہنچ جائیں گے۔ اوراس کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ اس (جنت) کا دربان ان سے کہے گا: تم پر سلام ہو، تم بہت اچھے رہے، اب اس میں ہمیشہ کے لیے داخل ہو جاؤ“

روزِ قیامت جنت میں جانے والوں کو مختلف انداز میں اعزاز و تکریم کے ساتھ جنت میں بھیجا جائے گا۔ لوگوں کے اعمال کے مطابق انہیں الگ الگ دروازوں سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ جن کے الگ الگ نام ہیں۔ ان دروازوں کے نام ان سے گزرنے والے جنتیوں کے اعمال کی مناسبت سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ان دروازوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

باب الصلاۃ:..... جو انسان نمازیں ادا کرتا ہے۔ اسے ”باب الصلاۃ“ سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

باب الجهاد:..... جو انسان (دنیا میں) جہاد کرتا ہے۔ اسے ”باب الجهاد“ سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

باب الريان:..... جو انسان رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہے۔ اسے ”باب الريان“ سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

باب الصدقه:..... جو انسان صدقہ خیرات کرتا ہے۔ اسے ”باب الصدقه“ سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔ [1]

باب التوبة:..... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جنت کے سات دروازے قیامت تک کھلتے اور بند ہوتے رہیں گے، لیکن توبہ کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوگا، تب

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، حديث:١٨٩٧ .

تک کھلا رہے گا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔ ❶

زر بن حبیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ باب التوبہ کی چوڑائی، ستر یا چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔ ❷

ایک روایت کے مطابق جنت کے ہر دروازے کی چوڑائی اتنی ہوگی جتنا فاصلہ مکہ اور شام کے شہر بُصریٰ کے درمیان ہے۔ ❸

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعزاز کا ایک انداز ہوگا۔ لیکن اعزاز وتکریم کا ایک انداز یہ بھی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کچھ خوش نصیب لوگوں کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیں گے، جبکہ داخل تو ایک ہی دروازے سے ہونا ہوگا، لیکن یہ اعزاز باقی جنتیوں کی نسبت ممتاز ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان خوش قسمت افراد سے کہیں گے کہ جنت کے تمام دروازے تمھارے لیے کھلے ہیں، جس سے تمھارا دل چاہے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ [اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ]

یہاں ان اعمال کا ذکر کریں گے، جن کی بدولت روز قیامت یہ اعزاز نصیب ہوگا۔

① ...... وضو کے بعد کلمہ شہادت پکارنا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص جب اچھی طرح مکمل وضو کرتا ہے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں ہے۔ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

---

❶ مصنف ابن ابی شیبة:٧/ ٦٢، حدیث:٣٤٢١٥۔ کتاب الزهد، لعبدالله بن المبارك: ٣٦٨، تحقیق: حبیب الرحمن اعظمی، مطبوعه: دارالکتب العلمیة بیروت.

❷ حلیة الاولیاء، لابی نعیم الاصبهانی:٦/ ١٨٢، دارالکتاب العربی بیروت۔ مسند الطیالسی: ١٦٠، حدیث:١١٦٨.

❸ صحیح البخاری: کتاب التفسیر، باب الآیة "ذریة من حملنامع نوح......"، حدیث: ٤٧١٢.

اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

اس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے۔ جس دروازے سے وہ چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ❶

ایک روایت میں یہ دعا ان الفاظ کے ساتھ مذکور ہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ)) ❷

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میرے اللہ! مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔"

فائدہ:...... نماز کی قبولیت وضو کے ساتھ مشروط ہے۔ لہٰذا وضو بھی عبادت کا درجہ رکھتا ہے وضو شروع کرتے وقت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا انتہائی ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے وضو نہ کیا اس کی نماز نہیں، جس نے وضو سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نہ پڑھا اس کا وضو نہیں۔" [سنن ابی داؤد: ۱۰۱] وضو کے بعد کلمہ شہادت کا اقرار بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے۔

---

❶ صحیح مسلم: کتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، حديث: ٢٣٤ .

❷ ترمذی: ابواب الطهارة، باب فيما يقال بعد الوضوء، حديث: ٥٥۔ سنن ترمذی کی روایت میں محقق العصر حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے "اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ" کے اضافے کو ضعیف قرار دیا ہے۔ [دیکھئے: انوار الصحیفة: ص: ١٩١] اس کی سند کے اضطراب کی طرف امام ترمذی نے بھی اشارہ کیا ہے۔ البتہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے ترمذی کی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ [دیکھئے: الجامع الصغير و زيادته، للالباني: ١١١٢، ناشر المكتب الاسلامی]

۲...... کسی بھی چیز کا جوڑا خرچ کرنا

سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ يُدْخِلُهُ اللّٰهُ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ مِنَ الْجَنَّةِ)) ❶

''جس شخص نے کسی چیز کا جوڑا، اللہ کی راہ میں وقف (خرچ) کیا (تو وہ جان لے کہ) جنت کے آٹھ دروازے ہیں، (جو اس کے لیے کھول دیے جائیں گے) اللہ تعالیٰ اسے جنت کے اسی دروازے سے جنت میں داخل کریں گے جس سے وہ (جنت میں داخل ہونا) چاہے گا۔''

فائدہ:...... موسیٰ بن عبید اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اساتذہ کہا کرتے تھے کہ دو چیزوں سے مراد دو دینار، یا ایک دینار اور ایک درہم ہے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۹٤۹٦] یعنی رقم خرچ کرتے وقت جوڑے کی صورت میں خرچ کرنا۔ لیکن ضروری نہیں کہ اس حدیث کا حکم صرف روپے پیسے (رقم) کے لیے ہی ہے۔ بلکہ یہ حکم تمام اشیاء کو شامل ہے۔

۳...... شرک سے اجتناب کرنا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ

---

❶ صحيح البخاري: كتاب الجهاد والسير، باب فضل النفقة في سبيل الله، حديث: ٢٨٤١ـ صحيح الترغيب والترهيب، للالباني: ٢/ ٢١٢، حديث: ٢٠٠٢ـ السلسلة الصحيحة ٦/ ١٨٣، حديث: ٢٦٨١.

مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ)) ❶

”جوفوت شدہ شخص اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا تھا، اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے وہ جس سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔“

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ کے اختیارات کا مالک کسی مخلوق کو سمجھنا شرک کہلاتا ہے۔ بدقسمتی سے امت مسلمہ کی ایک خاصی تعداد شرک بڑے فخر اور اہتمام سے کرتی ہے۔ جبکہ یہ کبیرہ گناہوں میں پہلے نمبر پر ہے۔ شرک ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔ [دیکھئے: سورۃ النساء، آیت: ۴۸، ۱۱۶] مشرک کا ٹھکانہ جہنم ہے، جنت اس کے لیے حرام ہے۔ [دیکھئے: سورۃ المائدۃ، آیۃ: ۷۲] اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان (موحدین) کو مشرک لوگوں کے لیے دعا کرنے سے منع کیا ہے۔ [دیکھئے: سورۃ التوبۃ، آیت: ۱۱۳]

④...... ارکان اسلام کی پابندی کرنا

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ عَبَدَاللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ سَمِعَ وَ أَطَاعَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ)) ❷

❶ حلية الأولياء، لأبي نعيم: ۹/ ۳۰۷۔ مسند الشاميين، للطبراني: ۲/ ۳۱٤، حديث: ۱٤۰۸۔ اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوعبدالرحمٰن قاسم بن عبدالرحمٰن دمشقی ہے۔ جسے علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے متروک قرار دیا ہے۔ [مجمع الزوائد: ۱/ ۱٦۸] جبکہ اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ یہ راوی صدوق ہے لیکن غریب روایات بیان کرتا ہے۔ [تقريب التهذيب: ٤۵۰، مطبوعہ دارالرشید سوریا] علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے صدوق قرار دیا ہے۔ [الكاشف: ۲/ ۱۲۹] یحییٰ بن معین نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔ [تاريخ ابن معين: ٤/ ٤۲۸، مطبوعة مكة المكرمة، تحقیق، دکتور أحمد محمد نور سیف]

❷ مسند أحمد: ۵/ ۳۲۵، حديث: ۲۲۸۲۰۔ شیخ شعیب الارنؤوط نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی عبادت (اس طرح) کی کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا۔ نماز قائم کی اور زکاۃ ادا کی اور اللہ کے احکام توجہ سے سنے اور اطاعت کی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت کے اسی دروازے سے جنت میں داخل کردیں گے جس سے وہ داخل ہونا چاہے گا اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔“

فائدہ:...... جنت میں جانے کے لیے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک، نہ صرف ماننا، بلکہ اس کا عملی ثبوت دینا ضروری ہے۔ جب تک شرک کی غلاظت موجود ہوگی تب تک نماز بھی کچھ فائدہ نہیں دے گی۔ شرک سے پاک ہونا ہی روحانی پاکیزگی ہے۔ اسی طرح اپنے مال و دولت کو زکاۃ کے ساتھ پاک کیا جائے۔ زکاۃ ادا کرتے وقت صحیح مصرف اور اصل حقدار کو ادا کریں۔ اپنے ہی علاقے کے غریب، مسکین، بے سہارہ، یتیم اور محتاج افراد میں زکاۃ کا مال تقسیم کرنا چاہیے۔[صحیح البخاری: ۱۳۹۵] لہٰذا اپنے علاقے کے ضرورت مند افراد کو نظر انداز کر کے زکاۃ کا مال دوسرے علاقے میں نہیں بھیجا جاسکتا۔

⑤...... گناہوں کی معافی کے لیے جہاد کرنا

سیدنا عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”مقتول تین طرح کے ہوتے ہیں: ایک وہ مومن انسان جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے نکلا، اس کا مقابلہ دشمن سے ہوا تو اس نے ان سے خوب لڑائی (جنگ) کی۔ بالآخر وہ مارا گیا۔ یہ شہید اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے خیمہ زن ہوگا۔ اس سے کوئی انسان بھی افضل نہیں ہوگا ماسوائے انبیاء کے، وہ منصب نبوت کے باعث اس سے افضل ہوں گے۔

دوسرا وہ مومن انسان جو اپنے گناہوں کی معافی کی غرض سے اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلا۔ دشمن سے سامنا ہوا تو خوب لڑتا رہا،

بالآخر مارا گیا۔ یہ پاک ہوگیا۔ اس کی خطائیں اور گناہ معاف کردیے گئے۔ اس کے گناہ اس کی تلوار نے مٹا ڈالے۔

"وَ أُدْخِلَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ فَإِنَّ لَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ"

اسے جنت میں اس دروازے سے داخل کردیا جائے گا جس سے وہ داخل ہونا چاہے گا۔ اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

تیسرا وہ انسان جو منافق ہے۔ وہ جان و مال کے ساتھ جہاد کے لیے نکلا۔ دشمن سے مقابلہ ہوا، لڑتا رہا بالآخر مارا گیا۔ یہ جہنم میں جائے گا۔ کیونکہ تلوار نفاق کو ختم نہیں کرتی۔"[1]

فائدہ...... ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ جنت کے دروازے تلواروں کے سایوں تلے ہیں۔ [مسلم : ۱۹۰۲] اللہ کو راضی کرنے کے لیے اپنی جان پیش کردینے والا مومن سب سے زیادہ خوش قسمت ہے۔ منافق کا کوئی عمل اس کے کام نہیں آئے گا۔ حتیٰ کہ اس کا جان قربان کردینا بھی اسے کچھ فائدہ نہ دے گا، جب تک نفاق پر قائم رہے گا۔ دورِ حاضر میں کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو ظاہری طور پر اسلام کا نام تو لیتے ہیں لیکن عملاً وہ اپنے معبود حقیقی کے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔

۶...... خالق اور خاوند کی فرماں برداری

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَ حَفِظَتْ فَرْجَهَا وَ أَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

---

[1] صحیح ابن حبان: ۱۰/ ۵۱۹، حدیث: ٤٦٦٣۔ شیخ شعیب ارنؤوط رحمہ اللہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

شِئْتِ)) ❶

''عورت پانچ نمازیں ادا کرے، (رمضان کے) مہینے کے روزے رکھے، اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے تو اسے (روزِ قیامت جنت کے تمام دروازے کھول کر) کہا جائے گا: جس دروازے سے تم چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

فائدہ:......عورت کو دو ہستیوں کی فرماں برداری کا حکم ہے: ایک اللہ تعالیٰ کی ذات جو خالق اور رازق ہے اور دوسری ہستی عورت کا خاوند ہے۔ جو اخلاقی و معاشرتی برائیوں سے بچنے میں عورت کا معاون اور اس کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اللہ کی بندگی اور خاوند کی غیرت و عزت کے دائرے میں رہنے پر عورت کو اللہ تعالیٰ عظمتوں سے نوازتے ہیں۔ جبکہ بدچلنی اور بداخلاقی کے سبب عورت اپنی ذات کے ساتھ ساتھ اپنی تربیت ونگرانی کے ذمہ دار مردوں کے لیے بھی روزِ قیامت اللہ کے غضب کا سبب بنے گی۔

7......اولاد کی وفات پر صبر کرنا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہوگیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو بہت صدمہ پہنچا۔ شدت غم میں آپ رضی اللہ عنہ گھر میں ہی محصور ہو کر رہ گئے۔ حتی کہ نماز بھی گھر میں ادا کرنے لگے۔ پندرہ دنوں تک یہی کیفیت رہی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کافی دنوں سے نظر نہیں آئے، کیا وجہ ہے؟ بتایا گیا کہ ان کا بیٹا فوت ہو گیا ہے۔ اس لیے وہ غم وصدمہ سے نڈھال ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں جنت کی بشارت دو اور میرے پاس لاؤ۔ انہیں بلایا گیا، تو

---

❶ صحيح الترغيب و الترهيب، للألباني: ٢/ ١٩٦، حديث: ١٩٣٢ ـ مسند أحمد: ١/ ١٩١، حديث: ١٦٦١ ـ المعجم الأوسط، للطبراني: ٥/ ٧٥، حديث: ٤٧١٥ ـ حسن لغيره ـ صحيح ابن حبان: ٩/ ٤٧١، حديث: ٤١٦٣، حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((یَا عُثْمَانُ أَمَا تَرْضٰی أَنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ أَبْوَابٍ وَ لِلنَّارِ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ، لَا تَنْتَهِي إِلٰی بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَ إِبْنَكَ قَائِمًا عِنْدَهُ آخِذًا بِحُجْزَتِكَ یَشْفَعُ لَكَ عِنْدَ رَبِّكَ؟)) ❶

''اے عثمان جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازے ہیں۔ کیا تم اس بات پہ راضی نہیں کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ وہاں اپنے بیٹے کو کھڑا پاؤ۔ وہ تمھارا پلّو پکڑے رکھے اور تمھارے لیے تمھارے رب کے ہاں شفاعت کرے؟''

سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آقا! کیوں نہیں، میں ضرور اس سعادت کو پسند کرتا ہوں۔ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ ! کیا یہ اجر وسعادت ہمارے لیے بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، میری امت کا کوئی بھی فرد اپنی اولاد کی وفات پر اجر وثواب کی امید کے ساتھ صبر کرے تو اسے یہی اجر ملے گا۔

❁ سیدنا عتبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا تَلْقُوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ مِنْ أَیِّهَا شَاءَ دَخَلَ)) ❷

''جس مسلمان کے تین بچے بلوغت سے قبل وفات پا جائیں تو وہ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے۔ وہ انسان جس دروازے سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

❶ شعب الإیمان:۷/ ۱۳۸ ، حدیث:۹۷۶۲۔ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب بنت مظعون کے بھائی اور اُمّ المومنین سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ماموں تھے۔

❷ سنن ابن ماجة:کتاب الجنائز ، باب ماجاء في ثواب من أصیب بولده ، حدیث:۱٦۰٤ .

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا:

((مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ يَمُوْتُ لَهَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَدْخَلَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ))

"تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہوئے ہیں، اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔"

((فَقَالَتْ أَجَلُّهُنَّ امْرَأَةً، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ صَاحِبَةُ الْإِثْنَيْنِ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: وَ صَاحِبَةُ الْإِثْنَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) [1]

(یہ بات سن کر) عورتوں میں سے ایک بڑی عورت نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا دو بچوں (کی وفات) والی عورت بھی جنت میں جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، دو بچوں والی بھی جنت میں جائے گی۔"

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ ان معصوم بچوں کو جنت میں جانے کا حکم دیں گے تو یہ بچے کہیں گے: ہم تب تک جنت میں نہیں جائیں گے جب تک ہمارے والدین کو ہمارے ساتھ جنت میں نہ داخل کیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ اور تمھارے والدین بھی۔ [سنن النسائی: ۱۸۷٦] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصوم عمر میں وفات پانے والے بچے کے والدین کو اگر جہنم کی آگ چھوئے گی، تو فقط اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ "وَ إِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا" (تم میں سے ہر ایک کو اس پر جانا ہی ہوگا) [صحیح البخاری: ۱۲۵۱] بچے کی وفات پر صبر کرنے اور اللہ سے اجر کی امید رکھنے سے ہی یہ سعادت نصیب ہوگی۔

۸...... جو شخص یہ کلمات کہے گا....!

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس انسان

---

[1] مسند احمد بن حنبل: ۱/ ٤۲۱، حدیث: ۳۹۹۵.

نے یہ کلمات کہے:

((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَ أَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَابْنُ أَمَتِهِ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ أَنَّ النَّارَ حَقٌّ))

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور یقیناً محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام یقیناً اللہ کے بندے ہیں، اس کی بندی کے بیٹے ہیں، اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اس نے سیدہ مریم علیہا السلام کو ودیعت کیا، اور وہ اس کی طرف سے روح ہیں۔ اور جنت حق ہے جہنم بھی حق ہے۔''

اللہ تعالیٰ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے اسی دروازے سے جنت میں داخل کردیں گے جس سے وہ داخل ہونا پسند کرے گا۔ [1]

فائدہ:...... توحید ورسالت کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ اس طرح سے آنا کہ آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے تھے اور اللہ کی بندی کے بیٹے تھے، عقیدہ تثلیث کی نفی ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے امت مسلمہ کو غلو اور افراط سے بچنے کا درس دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے بارے بھی اپنی امت کو حکم دیا ہے: ''میری عظمت اور شان میں غلو اور مبالغہ نہ کرنا جس طرح عیسائیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مبالغہ کیا تھا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ تم لوگ مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔'' [صحیح البخاری: ۳۴۴۵] غلو اور مبالغہ آرائی کا جرم عیسائیوں نے کیا تھا، تو اللہ نے انہیں کافر قرار دے دیا۔ [دیکھئے سورۃ المائدہ، آیت: ۷۲، ۷۳]

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الأنبياء، باب قوله يا أهل الكتاب لا تغلوا في دينكم، حديث: ٣٤٣٥۔ صحيح مسلم: كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، حديث: ٢٨

﴿۹﴾......کبیرہ گناہوں سے بچنا

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا:

''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں......''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا سا جملہ تین بار فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ادھورے قسمیہ کلمات کو دہرانے کی وجہ سے (یہ سوچ کر کہ ضرور کوئی اہم ترین معاملہ ہے) اس قدر غمگین ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤَدِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ يَصُومُ رَمَضَانَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى إِنَّهَا لَتَصْطَفِقُ)) ❶

''جو شخص پانچوں نمازیں پڑھے، رمضان کے روزے رکھے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچا رہے تو قیامت کے دن اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ اور وہ (جنت) جھومنے لگے گی۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

﴿إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا﴾ [النساء:٤/ ٣١]

''اگر تم کبیرہ گناہوں سے باز رہو، جن سے تمھیں روکا گیا ہے، تو ہم تمھاری

---

❶ صحیح ابن حبان:٥/ ٤٣، حدیث:١٧٤٨۔ مستدرك حاكم:١/ ٣١٦، حديث:٧١٩، امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

خطائیں معاف کردیں گے اور تمھیں عزت واکرام والی جگہ (جنت) میں داخل کریں گے۔''

فائدہ:...... صحیح بخاری اور دیگر معتبر کتب احادیث کے مطابق سات کبیرہ گناہ: شرک، جادو، ناجائز قتل، سود خوری، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے بھاگ جانا اور پاکدامن مومنات پر تہمت لگانا ہیں۔[بخاری: ۲۷۶۶] کسی گناہ کو معمولی نہیں جاننا چاہیے۔ جو شخص کسی صغیرہ گناہ کو معمولی سمجھ کر بار بار کرتا رہتا ہے اس کا یہ صغیرہ گناہ اللہ کے ہاں کبیرہ لکھ دیا جاتا ہے۔ تب اس سے سچی توبہ کیے بغیر معافی ممکن نہیں۔

﴿۱۰﴾...... ناجائز وحرام خون ریزی میں ملوث نہ ہونا

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ لَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ)) [1]

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تھا اور نہ وہ کسی حرام خون ریزی میں ملوث تھا۔ وہ شخص جنت کے جس دروازے سے چاہے گا، داخل ہوجائے گا۔''

فائدہ:...... حقوق العباد میں سب سے اہم معاملہ مومن کی جان کی حفاظت کرنا ہے۔ مومن کو ناجائز قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ مومن کے ناجائز قتل میں ملوث شخص کو اللہ تعالیٰ نے ملعون قرار دیا ہے اور فرمایا کہ مومن کا قاتل جنت سے محروم رہے گا۔ جہنم اس کا دائمی مقدر ہوگی۔ [دیکھیے: سورۃ النساء، آیت: ۹۳] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز حقوق العباد

---

[1] مستدرك حاكم: ٤/ ٣٩٢، حديث: ٨٠٣٤۔ مسند أحمد: ٤/ ١٤٨، حديث: ١٧٣٧٧۔ قال الهيثمي في المجمع، رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون۔ مجمع الزوائد: ١/ ١٦٥.

میں سے سب سے پہلے قتل سے متعلق معاملات کا حساب ہوگا۔ [سنن النسائی : ۳۹۹۱] اسلامی قوانین کے مطابق تین طرح کے لوگوں کو قتل کرنا جائز ہے: قاتل، شادی شدہ زانی اور مرتد۔ [صحیح البخاری : ٦٨٧٨] لیکن اس سزا کا تعین اور نفاذ حکومت وقت اور قاضی (جج / عدالت) کا کام ہے۔

⑪...... اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ مَاتَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ قِیْلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةِ شِئْتَ)) [1]

”جو شخص اس حالت میں فوت ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا تھا۔ اسے حکم دیا جائے گا کہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے دل چاہے؛ جنت میں داخل ہو جاؤ۔“

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ پر ایمان سے مراد جملہ امور میں کلی اختیارات کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا۔ اور اس بات پر یقین رکھنا ہے کہ وہ اللہ ہمارا خالق و مالک ہے اور وہ ہمارا مؤاخذہ کرنے پر قادر ہے۔ آخرت پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے دل میں روزِ قیامت؛ اللہ کے سامنے پیش ہونے اور وہاں، دنیا میں کیے ہوئے ہر اچھے برے عمل کا بدلہ ملنے کا مکمل یقین ہو۔

⑫...... چالیس احادیث یاد رکھنا اور ان کی تبلیغ کرنا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] مسند أحمد: ١/ ١٦، حدیث: ٩٧، حسن لغیرہ۔ مسند الطیالسي: حدیث ٣٠.

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْفَعُهُمُ اللّٰهُ بِهَا ، قِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ)) ❶

"میری امت میں جس شخص نے چالیس احادیث کو محفوظ (حفظ) کیا، ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو نفع دیا۔اس سے کہا جائے گا جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ"

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی تھی: اللہ تعالیٰ اس انسان کو ہمیشہ تروتازہ (خوش وخرم) رکھے جو میری حدیث سن کر اسے یاد کرتا اور لوگوں تک پہنچاتا ہے۔[سنن ابی داوٗد: ۳۶۶۰] نبی ﷺ کے فرامین شوق سے سننا، ان پر عمل کرنا، انہیں یاد رکھنا اور دوسروں تک پہنچانا صدقہ جاریہ ہے۔ انسان جب فوت ہو جائے تو اس مفید علم کا ثواب اسے مسلسل ملتا رہتا ہے جو اس نے لوگوں کو سکھایا۔[صحیح مسلم: ۱۶۳۱] نبی کریم ﷺ کا حکم ہے کہ اگر تمہیں ایک آیت (ایک مسئلہ) بھی یاد ہے تو اسے لوگوں تک پہنچاؤ۔[صحیح البخاری: ۳۴۶۱]

⑭...... ماں باپ کی فرماں برداری کرنا

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: میں شادی شدہ ہوں۔ میری ماں مجھے بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ)) ❷

"باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ تو چاہے تو اس دروازے کو ضائع کر لے

❶ أربعون حديثا، لابن عساكر: صفحه، ۲۴، ۲۵۔ ناشر: مكتبة القرآن، قاهرة۔ تحقيق: مصطفى عاشور.

❷ سنن الترمذي: كتاب البر والصلة، من الفضل في رضا الوالدين، حديث: ۱۹۰۰.

اور چاہے تو اسے محفوظ کر لے۔‘‘

ایک روایت میں ہے کہ میں اسے بہت چاہتا اور پیار کرتا ہوں۔ لیکن میرے والد اسے اچھا نہیں سمجھتے۔ [سنن ابن ماجة : ۲۰۸۸]

ابوعبدالرحمٰن کوفی رحمہ اللہ (تابعی) بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے شادی کی۔ اس کی والدہ نے اسے پسند نہ کیا۔ وہ آدمی سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس بارے میں آپ رضی اللہ عنہ سے بات کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے، اپنی ماں کی بات مان لے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

((اَلْوَالِدَةُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَأَضِعْ ذٰلِكَ أَوِ احْفَظْهُ)) [1]

’’ماں جنت کا درمیانی دروازہ ہے۔ (یہ تمھاری مرضی ہے کہ) اسے ضائع کرلو یا محفوظ کرلو۔‘‘

فائدہ:...... ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی نے نذر مان لی کہ ایک سو یا ایک ہزار غلام آزاد کر دے گا لیکن بیوی کو طلاق نہیں دے گا۔ تو سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اسے نذر کا کفارہ ادا کرنے اور ماں کے حکم کے مطابق بیوی کو طلاق دینے کا مشورہ دیا۔ [سنن ابن ماجة : ۲۰۸۹۔ مستدرک حاکم : ۷۲۵۲] ماں باپ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، جو انسان ماں باپ کو ناراض کرتا اور ان کی توہین کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ [شعب الایمان : ۶/۱۷۷، حدیث : ۷۸۲۹] جس روایت میں ذکر ہے کہ والدہ نے بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیا لیکن سیّدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ والد جنت کا دروازہ ہے۔ اس سے مراد ہے کہ اگر والد کی اتنی عظمت ہے تو والدہ تو بالا ولیٰ اس عظمت و اطاعت کی حقدار ہے۔

(۱۴)...... اللہ کی رضا کے لیے جہاد کرنا

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] مستدرك حاكم: ٤/ ١٦٨، حديث: ٧٢٥١۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

((جَاهِدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُنْجِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ)) [1]

"اللہ کی راہ میں جہاد کرو۔ کیونکہ جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جہاد کی برکت سے غم و پریشانی سے نجات دیتے ہیں۔"

فائدہ:...... اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرنا، کفار سے لڑنا بہت عظیم عمل ہے۔ کوئی عمل جتنا عظیم ہوگا اتنا ہی شیطان اس میں دخل اندازی کر کے اس عمل کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لیے خود کو بہت بہادر مشہور کرنے کے لیے کفار سے لڑائی مت کرو، جان بے کار چلی جائے گی۔ اجر وثواب اسی کو ملے گا جو صرف اس نیت سے جہاد کرے کہ اللہ کا دین سربلند ہو اور مجھے شہادت کا رتبہ ملے، گناہوں سے معافی ملے، اور روزِ قیامت سرخرو ہو جاؤں۔

مجاہدین کے جنت میں داخلے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص دروازہ بنایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو انسان (دنیا میں) جہاد کرتا ہے۔ اسے (روزِ قیامت) "باب الجہاد" سے جنت میں داخل کیا جائے گا۔

[صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، حديث:١٨٩٧]

﴿۱۵﴾......روزہ، صدقہ اور قیام اللیل

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] مسند أحمد: ٥/ ٣١٤، حديث: ٢٢٧٣٢۔ علامہ شعیب ارنؤوط کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح ابن حبان: ١١/ ١٩٣، حديث: ٤٨٥٥۔ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے۔

((إِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِأَبْوَابِ الْجَنَّةِ))

''تم چاہو تو میں تمھیں جنت کے دروازوں کے بارے بتاؤں؟''

میں نے کہا: جی ہاں، اللہ کے رسول، ضرور بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ))

''روزہ ڈھال ہے۔ اور صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اور انسان کا آدھی رات کے وقت قیام کرنا جس سے مقصود صرف اللہ کی رضا ہو۔ (یہ اعمال جنت کے دروازے ہیں)''

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی:

((﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾)) [1]

''ان کے پہلو بستروں سے جدا ہوجاتے ہیں۔ وہ اپنے رب کو خوف اور لالچ سے پکارتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس سے وہ خرچ بھی کرتے ہیں۔''

فائدہ:...... روزہ، صدقہ اور رات کے قیام کو نبی کریم ﷺ نے جنت کے دروازے قرار دیا ہے۔ ان اعمال کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازوں کے نام رکھے ہیں۔ محض اللہ کی رضا کے لیے روزہ رکھنے والا ''باب الریان'' سے، محض اللہ کی رضا کے لیے صدقہ کرنے والا ''باب الصدقہ'' سے جبکہ نماز ادا کرنے والا ''باب الصلاۃ'' سے جنت میں داخل ہوگا۔ [صحیح بخاری: ۱۸۹۷]

[1] مستدرك حاكم: ۲/ ٤٤٧، حديث: ٣٥٤٨۔ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق ہے۔

⑯......اللہ تعالیٰ کے حضور عافیت کی دعا کرنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ عَبْدٌ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ الْعَافِيَةَ)) [1]

''جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیے گئے، اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے گئے۔ انسان اللہ تعالی سے اپنی من پسند جو چیزیں مانگتا ہے، ان میں بہترین چیز عافیت ہے۔''

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ مجھے دین اور دنیا کے جملہ معاملات میں عافیت عطا فرما'' [ابوداود: ۵۰۷۴] عافیت سے مراد دشمن سے حفاظت اور بچاؤ بھی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دشمن سے سامنا ہونے کی دعا مت کیا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کیا کرو۔'' [صحیح البخاری: ۷۲۳۷] ہمیں اپنے لیے بھی دنیا و آخرت کی عافیت و بھلائی مانگنی چاہیے اور جو لوگ وفات پا چکے، ان کے لیے بھی عذاب اور برزخ و آخرت کی سختیوں سے عافیت کی دعا کرنی چاہیے۔ [صحیح مسلم: ۹۷۵]

⑰......موحدین بالآخر جنت میں جائیں گے

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيْدِ فِي النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِيهَا حُمَمًا ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ فَيَخْرُجُوْنَ وَ يُطْرَحُوْنَ عَلٰى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ۔ قَالَ: فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ

[1] مستدرك حاكم: ١/ ٦٧٥، حديث: ١٨٣٣۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ روایت صحیح الاسناد ہے۔

الْغُثَاءُ فِي حِمَالَةِ السَّيْلِ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ)) ❶

''اہل توحید میں سے کچھ لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوئلے کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر ان پر اللہ کی رحمت ہوگی۔ انہیں جہنم سے نکال کر جنت کے دروازوں پر پھینک دیا جائے گا۔ پھر جنتی ان پر پانی ڈالیں گے، جس سے وہ اس طرح اگنے لگیں گے جس طرح کوئی بیج، بہتے پانی کے کنارے اگتا ہے۔ پھر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔''

فائدہ:...... اس حدیث میں جنت کے دروازوں کا تذکرہ کسی عمل کی نسبت سے تو نہیں ہے لیکن یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو لوگ دنیا میں توحید پر کاربند رہے، ان کی خطاؤں کا پلہ اگر بھاری ہو گیا تو وہ آگ کی سزا پانے کے بعد بالآخر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ مقامِ فکر ہے کہ شرک کرنے والا کبھی جنت میں نہیں جا سکے گا اور توحید اپنانے والا جہنم میں نہیں رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید کی سمجھ اور اس پر کاربند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۸...... لاحول ولاقوۃ...... جنت کا ایک دروازہ

سیدنا قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم ﷺ گزرے اور میں نماز پڑھ کر ابھی فارغ ہوا تھا۔ آپ نے اپنے پاؤں سے مجھے مارا اور فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟))

''میں تمھیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے نہ بتاؤں؟''

میں نے کہا: جی ہاں، ضرور بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ دروازہ)

''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ'' ❷

---

❶ سنن الترمذي: كتاب صفة جهنم، باب منه، حديث: ٢٥٩٧۔ قال الألباني: صحيح.

❷ سنن الترمذي: كتاب الدعوات، باب في فضل لا حول ولا قوة إلا بالله، حديث: ٣٥٨١.

فائدہ:...... برائیوں سے بچنے اور نیکی کی توفیق طلب کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے التجا کرنا اور اس بات پر یقین کامل رکھنا کہ اللہ کی مدد کے بغیر نہ تو برائیوں سے بچنا ممکن ہے اور نہ نیکی کرنا۔ جو انسان اس پر کامل یقین کر لیتا ہے۔ اس کا اللہ تعالیٰ کی قدرت و اختیارات پر ایمان مضبوط ہو جاتا ہے۔ تب وہ اللہ کی نافرمانی سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿۱۹﴾...... باہمی عداوت و بغض سے اجتناب کرنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءَ۔ فَيُقَالُ أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا)) [1]

"سوموار اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ ہر اس انسان کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا۔ لیکن اس انسان کو معاف نہیں کیا جاتا جس کی اپنے (کسی مسلمان) بھائی سے عداوت ہو۔ ان دونوں کے بارے (معافی لکھنے والے فرشتے کو) کہا جاتا ہے: تب تک ٹھہر جاؤ جب تک یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں، تب تک ٹھہر جاؤ جب تک یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں، تب تک ٹھہر جاؤ جب تک یہ دونوں آپس میں صلح کر لیں۔"

فائدہ:...... مختلف طریقوں اور بہانوں سے مسلمانوں کو آپس میں لڑانا، ایک دوسرے کے دشمن بنانا، شیطان کا بنیادی مقصد ہے۔ [سورۃ المائدۃ، آیت: ۹۱] جب مسلمان آپس میں

---

[1] صحيح مسلم: كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن الشحناء والتهاجر، حديث: ٢٥٦٥۔ سنن الترمذي: كتاب البر والصلة، باب المتهاجرين، حديث: ٢٠٢٣.

جھگڑتے ہیں تو شیطان خوش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتے ہیں۔ دنیا میں انسان کو اختیار ہے کہ اللہ کو راضی کرے یا شیطان کو۔ سچے مسلمان سے شیطان ہمیشہ مایوس ہوتا ہے۔ اس پر شیطان کا وار نہیں چلتا، وہ اسے اللہ کی نافرمانی پر آمادہ نہیں کرسکتا۔ [الحجر، آیت:۴۰]

﴿۲۰﴾...... ماہِ رمضان کا احترام کرنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ)) [1]

''جب ماہِ رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

فائدہ:...... ماہ رمضان اپنی برکات کے لحاظ سے دیگر مہینوں سے عظیم ہے۔ اس مہینے میں ہر نیکی کا اجر زیادہ ہوجاتا ہے۔ اس مہینے میں خصوصی عبادات: اہل ایمان سے ہمدردی، روزہ، قیام اللیل، اعتکاف اور صدقۃ الفطر (فطرانہ ادا کرنا) ہے۔ اس کے علاوہ بھی اہل اسلام اس ماہ مبارک میں بہت سی نفل عبادات بجا لاتے ہیں۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ دیگر مہینوں کی نسبت اہل اسلام کو بہت زیادہ معافی عطا کرتے، جنت کے حقدار بناتے اور جہنم سے محفوظ کرتے ہیں۔ جو لوگ عمداً روزے چھوڑتے ہیں وہ اس اجر سے محروم رہتے ہیں۔

﴿۲۱﴾...... روزہ داروں کے لیے جنت کا دروازہ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ)) [2]

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان، حديث:١٨٩٨ .

[2] صحيح البخاري: كتاب بدء الخلق، باب صفة أبواب الجنة، حديث: ٣٢٥٧ .

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک کو ''ریّان'' کہا جاتا ہے۔ اس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔''

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَيَقُوْمُوْنَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوْا أُغْلِقَ فَلَنْ يَدْخُلَ مِنْهُ أَحَدٌ)) [1]

''جنت میں ایک دروازہ ہے، جسے ''ریّان'' کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس سے روزہ دار داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ کوئی بھی اس سے داخل نہیں ہوگا۔ اعلان کیا جائے گا: روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہوں جائیں گے۔ ان کے علاوہ کوئی بھی اس دروازے سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ تمام داخل ہوجائیں گے تو اس دروازے کو بند کردیا جائے گا۔ پھر کوئی بھی اس سے داخل نہیں ہوگا۔''

فائدہ:...... ایک حدیث میں ہے کہ جنت کا وہ دروازہ بنایا ہی روزہ داروں کے لیے گیا ہے۔[ابن حبان:۳۴۲۱] روزہ ایسا عمل ہے جو بظاہر نہیں آتا۔ اسی لیے روزے کا مکمل احترام کرنے والے کے لیے یہ اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا اجر فرشتوں سے نہیں درج کرواتے بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ خود اپنی مرضی سے اس کی سوچ سے کہیں زیادہ اجر عطا کریں گے۔[صحیح البخاری: ۷۴۹۲] روزے کا مقصد ہی انسان میں اللہ کا خوف اورتقوی پیدا کرنا ہے۔[سورۃ البقرۃ، آیت:۱۸۳] اللہ کا خوف اورتقوی رکھنے والا انسان ہی اللہ تعالیٰ کو پیارا لگتا ہے۔[سورۃ آل عمران، آیت:۷۶] یہ اجر نفل وفرض دونوں روزوں کے بارے ہے۔

[1] صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، حديث:١٨٩٦۔ صحيح مسلم: كتاب الصيام، باب فضل الصيام، حديث:١١٥٢.

باب 2

جنت میں محل بنانے والے اعمال

[احادیث صحیحہ کی روشنی میں]

جنت میں گھر:

جنت کی تصویر اور وہاں کی نعمتوں کا تصور ہر دل میں مختلف ہے۔ لیکن جنت تمام تر انسانوں کی سوچ سے کہیں بڑھ کر حسین ہے۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ جنت ایسی حسین جگہ ہے کہ اس جیسی حسین جگہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی دل نے خیال کی ہوگی۔ جنتیوں کے رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں خوبصورت ترین گھر، کوٹھیاں اور عظیم محلات بنائے ہیں۔ ان گھروں کی خوبصورتی اور دلکشی بے مثال اور ہر گھر کا حسن انوکھا اور نمایاں ہوگا۔ جنتیوں کے قلبی سکون کے لیے ان گھروں میں جنتی بیویاں (حوریں) ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿حُورٌ مَّقْصُورَٰتٌ فِى ٱلْخِيَامِ ۝﴾ [الرحمن: ۵۵/ ۷۲]

''حوریں خیموں میں ٹھہرائی ہوئی''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں جنت کے بارے بتائیں کہ اس کی عمارتیں کیسی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی۔ جن کے درمیان چنائی کستوری کی ہوگی۔ ان کی بجری ہیرے اور یاقوت کی ہوگی۔ اور اس میں مٹی زعفران کی ہوگی۔ ان محلات میں رہنے والے خوش حال رہیں گے۔ کبھی مفلس نہ ہوں گے۔ ہمیشہ رہیں گے، کبھی موت نہ آئے گی۔ ان کے لباس کبھی بوسیدہ نہ ہوں گے، نہ ان کی جوانی ڈھلے گی۔''[1]

[1] مسند احمد بن حنبل: ۸۰۳۰.

ایک روایت میں آتا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”جنت کے کمروں کی کیفیت یہ ہوگی کہ ان کے اندر سے باہر اور باہر سے اندر نظر آئے گا۔“ ❶

نبی کریم ﷺ نے جنت میں جنتیوں کی رہائش گاہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

”مومن کو جنت میں موتی کا ایک خول دار خیمہ ملے گا۔ جس کی لمبائی تیس میل ہوگی۔ اس میں اس کی بیویاں بھی ہوں گی۔ وہ سب کے پاس باری باری جائے گا لیکن وہ ایک دوسری کو دیکھ نہیں سکیں گی۔“ ❷

ایک حدیث میں ہے کہ جنتیوں کے خیموں کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تک ہوگی۔ ❸

آیئے! ایسے اعمال اپنائیں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ ہم پر راضی ہو جائیں اور ہمیں جنتوں میں گھر عطا فرمادیں۔

❶ ...... بازار میں اللہ کی توحید کا اقرار کرنا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں یہ کلمات پڑھتا ہے:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے ہر تعریف ہے۔ وہ زندگی عطا کرتا اور موت بھی دیتا

---

❶ سنن الترمذي: كتاب البر والصلة، باب قول المعروف، حديث: ١٩٨٤ .

❷ صحيح البخاري: كتاب بدء الخلق، باب ماجاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، حديث: ٣٢٤٣۔ خیمے سے مراد مربعی شکل کے گھر ہیں جو خانہ بدوش لوگ رہائش کے لیے بناتے تھے۔

❸ مسند احمد بن حنبل: حديث: ١٩٥٩١ .

ہے۔ وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی۔ اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں۔
اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔"

اللہ تعالیٰ اسے دس لاکھ نیکی عطا کرتے اور دس لاکھ گناہ معاف کرتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔ ❶

فائدہ:...... اس مومن کی زبان بہترین ہے جو اپنی زبان سے اللہ کا ذکر کرتا رہے۔ [ترمذی: ۳۰۹۴] بازار عموماً حادثات اور اخلاقی برائیوں میں سے بالخصوص لسانی ونظری گناہوں کا مقام ہے۔ اس لیے جو انسان بازار میں اپنی نظر حیادار اور زبان ذکر الٰہی میں مصروف رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مقام پالیتا ہے۔ جانی و مالی نقصان کے حادثات دیکھ کر عبرت حاصل کرنا اور اپاہج افراد کو دیکھ کر اپنی صحت وسلامتی پر اللہ کا شکر ادا کرنا مومن کے اعلیٰ ایمان کی علامت ہے۔

❹...... اولاد کی وفات پر صبر کرنا

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ- فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمْرَةَ فُؤَادِهِ- فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ- فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ- فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى ابْنُوْا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ)) ❷

"جب کسی انسان کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی۔ وہ کہتے ہیں: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ

---

❶ سنن الترمذي: كتاب الدعوات، باب مايقول إذا دخل السوق، حديث:٣٤٢٩، قال الشيخ الألباني:حديث حسن.

❷ سنن الترمذي : كتاب الجنائز، باب فضل المصيبة إذا احتسب، حديث:١٠٢١۔ قال الألباني: حسن.

فرماتے ہیں: تم نے اس کے دل کا ٹکڑا لے لیا۔ وہ کہتے ہیں: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا کہا میرے بندے نے؟ وہ کہتے ہیں: اس نے آپ کی حمد بیان کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھ دو۔"

فائدہ:...... جہاں اولاد بہت بڑی نعمت ہے، وہاں یہ اللہ تعالیٰ کی امانت بھی ہے۔ لیکن اولاد کی وفات کا صدمہ انسان کو اس قدر کمزور کر دیتا ہے کہ بعض اوقات انسان اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔ کتنی مائیں اپنے بیٹوں کی وفات پر حواس باختہ ہو کر بے اختیار اللہ کی نافرمانی اور شکوے والے کلمات بول جاتی ہیں یا اپنے ہوش کھو بیٹھتی ہیں۔ لیکن عظیم وہ ماں باپ ہیں جنھوں نے اپنی اولاد کی وفات کو مجبوری نہیں ایمان اور نظام قدرت سمجھ کر تسلیم کیا اور اللہ تعالیٰ کا شکوہ نہیں کیا۔ بین کرنے، گریبان چاک کرنے اور بال کھینچ کر بے حال ہونے والیوں پر اللہ اور اس کے رسول نے لعنت کی ہے۔[ابوداوٗد: ۳۱۲۸] البتہ آنکھ کا رونا جائز ہے۔ اور آنسوؤں کی کیفیت و مقدار ہی محبت کی گہرائی کا ثبوت پیش کرتی ہے۔

۳...... بہتر طریقے سے صف بندی کرنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَدَّ فُرْجَةً فِي صَفٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) [1]

"جو شخص صف کا خلا پر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔"

فائدہ:...... اچھے طریقے سے صف بندی کرنا نماز کے صحیح اور کامل ہونے کے لیے شرط ہے۔[صحیح مسلم: ۴۳۳] اگر صف بندی میں خلا چھوڑ دیا جائے اور نمازیوں کے درمیان

---

[1] المعجم الأوسط، للطبراني: ٦/ ٦١، حديث: ٥٧٩٧۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب: ١/ ١٢٢، حديث: ٥٠٥.

وقفہ رہ جائے تو اس میں شیطان گھس کر نمازی کے ذہن میں وسوسہ ڈالتا اور اس کی توجہ نماز سے ہٹاتا ہے۔[سنن ابی داود: ٦٦٧] اگر صف بندی میں خلا رہ جائے تو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ ہمارے دلوں میں نفرتیں اور دوریاں نہ پیدا ہو جائیں۔[صحیح مسلم:٤٣٦،٤٣٢]

④......نماز چاشت پڑھنا

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الضُّحٰى أَرْبَعًا وَ قَبْلَ الْأُوْلٰى أَرْبَعًا، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ)) ①

"جس نے چار رکعات نمازِ چاشت ادا کی، اور پہلی نماز (ظہر) سے قبل چار رکعات ادا کیں، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔"

فائدہ:......نماز چاشت کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج کی روشنی اور حرارت شدید ہو جائے۔ اسے صلوۃ الضحیٰ اور صلاۃ الاوابین بھی کہتے ہیں۔ یہ نماز اشراق سے الگ ہے۔ نماز اشراق کا وقت سورج کے واضح ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ جبکہ نماز چاشت کا وقت اس کے (تقریباً ڈیڑھ یا دو گھنٹے) بعد ہوتا ہے۔ نماز چاشت کی کم از کم رکعات دو ہیں جبکہ زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ مذکورہ حدیث میں چار رکعات کا ذکر ہے۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات تک بھی ادا کی ہیں۔[صحیح البخاری:١١٠٣]

⑤......اللہ کی رضا اور عبادت کے لیے مسجد بنانا

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي

① مجمع الزوائد: ٢/ ٤٦٧، حديث:٣٣٢٦۔ السلسلة الصحيحة للألباني:حديث:٢٣٤٩.

الْجَنَّةِ))❶

”جس شخص نے محض اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائی، ایسا ہی ایک محل اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں بنا دیں گے۔“

فائدہ:...... ضروری ہے کہ اس مسجد میں اللہ کا ذکر ہوتا ہو۔ [نسائی : ۶۸۸۔ ابن ماجۃ : ۷۳۵] یعنی مسجد بے آباد نہ پڑی رہے۔ ایک روایت کے مطابق پہلے سے موجود مسجد میں توسیع کروانے والے کے لیے بھی نبی کریم ﷺ نے جنت میں محل کی بشارت دی ہے۔ [سنن النسائی: ۳۶۰۹۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۲۰۵۵۔ مسند احمد: ۴۲۰]

⑥...... دن بھر میں بارہ نوافل ادا کرنا

ام المومنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ ، إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))❷

”جو مسلمان بندہ ایک دن میں بارہ رکعات نوافل، فرائض کے علاوہ؛ ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیتا ہے۔“

فائدہ:...... یہ بارہ نوافل اس طرح ہیں: ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو اور فجر سے پہلے دو۔ [ترمذی : ۴۱۵] یہ نوافل دو دو رکعت پڑھے جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ البتہ چار نوافل کو ایک ہی سلام کے ساتھ اکٹھا بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

---

❶ صحيح البخاری:كتاب الصلاة، باب من بنى مسجدا، حديث:٤٥٠ـ صحيح مسلم: كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل بناء المساجد والحث عليها ، حديث:٥٣٣ .

❷ صحيح مسلم: كتاب صلاة المسافرين و قصرها ، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض و بعدهن ، حديث:٧٢٨ .

⑦......اللہ کی رضا کے لیے میدان جہاد میں شہید ہو جانا

سیدنا مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلشَّهِيْدِ عِنْدَاللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَ يُرٰى مَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ يَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَ يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا وَ يُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَ يُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ)) [1]

"اللہ کے ہاں شہید کے لیے چھ انعامات ہیں:

① ...خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

② ...اسے جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔

③ ...عذاب قبر سے محفوظ ہوگا اور (قیامت کی) خوفناک وحشت سے بچا لیا جائے گا۔

④ ...اس کے سر پر وقار کا تاج پہنایا جائے گا جس کا ایک موتی کل کائنات سے بہتر ہوگا۔

⑤ ...اس کی بہتر (۷۲) حوروں سے شادی کی جائے گی۔

⑥ ...اس کے قرابت داروں میں سے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔"

فائدہ:...... اللہ کی رضا اور اسلام کی سربلندی کے لیے کفار سے لڑنا، ان کے اسلام مخالف اقدامات کو روکنا اور کفار کے ہاتھوں مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنا باصلاحیت اور آزاد مسلمانوں پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جن الفاظ اور جس پیرائے میں روزے فرض کیے انہی

---

[1] سنن الترمذي: كتاب فضائل الجهاد، باب في ثواب الشهيد، حديث:١٦٦٣ - علامہ البانی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

الفاظ اور اسی پیرائے میں مظلوم، بے بس مسلمانوں کی مدد کے لیے جہاد و قتال کرنا بھی فرض کیا ہے۔ [دیکھیے: سورۃ البقرۃ، آیت:۱۸۳،۲۱۶] نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عمر بھر کفار کے خلاف لڑائی کی نہ ایسا جذبہ ہی رکھا وہ شخص نفاق کی موت مرتا ہے۔ [مستدرک حاکم:۲۴۱۸]

۸......سچا ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دینا

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَ إِنْ كَانَ مُحِقًّا)) [1]

''میں اس شخص کے لیے جنت کی آبادی میں ایک محل کا ذمہ دار ہوں، جو حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دے۔''

فائدہ:......مومن جھگڑالو نہیں ہوتا۔ حق پر ہونے کے باوجود اگر مومن جھگڑے سے بچتے ہوئے اپنا حق چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں محل عطا کریں گے۔ جو انسان جھگڑا کر کے اپنی زبان کی تیزی کی وجہ سے کسی کا حق لے لیتا ہے تو قیامت کے روز اسے اتنی ہی جہنم کی آگ کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔ [صحیح البخاری: ۷۱۶۹]

۹......اچھی عادات اپنانا

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ)) [2]

''میں اس شخص کے لیے جنت کی اعلیٰ منازل میں محل کا ذمہ دار ہوں جو اپنی

---

[1] سنن أبي داؤد: كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، حديث: ٤٨٠٠.

[2] سنن أبي داؤد: كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، حديث: ٤٨٠٠.

عادات اچھی بنا لے۔“

فائدہ :...... اچھا انسان وہی ہے جس کا اخلاق اور عادات اچھی ہوں۔ [صحیح البخاری : ۶۰۲۹] بداخلاقی اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ مومن کی شان نہیں کہ بد زبان، بدعادت اور بداخلاق ہو۔ مومن تو اوصاف حمیدہ کا پیکر ہوتا ہے۔ بقول اقبال:

”گفتار میں، کردار میں اللہ کی برہان“

﴿۱۰﴾...... ہنسانے کے لیے جھوٹ نہ بولنا

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي وَسْطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَ إِنْ كَانَ مَازِحًا)) ❶

”میں اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں محل کا ذمہ دار (ضامن) ہوں جو جھوٹ چھوڑ دے، چاہے وہ جھوٹ محض مزاح (ہنسانے کے لیے ہی ہو۔“

فائدہ :...... مومن میں کوئی بھی عیب نہیں ہوسکتا ہے لیکن مومن جھوٹ بولنے والا نہیں ہوسکتا۔ [موطا امام مالک:۱۷۹۵] بہت سے افراد لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی، من گھڑت باتیں اور لطیفے سناتے ہیں۔ اس طرح سے انسان جھوٹ کو ہلکا سمجھ کر اپنا معمول بنا لیتا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ جھوٹا ہی لکھ دیا جاتا ہے۔ [صحیح البخاری:۶۰۹۴]

﴿۱۱﴾...... کھانا کھلانا اور نرم لہجہ سے بات کرنا

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَ بُطُوْنُهَا مِنْ

---

❶ سنن أبي داؤد: كتاب الأدب، باب في حسن الخلق، حديث: ٤٨٠٠ .

ظُهُوْرِهَا))

''جنت میں اس قسم کے بالاخانے ہیں جن کے باہر سے اندر اور اندر سے باہر نظر آتا ہے۔''

ایک دیہاتی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے یہ بالاخانے کن لوگوں کے لیے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَ أَدَامَ الصِّيَامَ وَ صَلّٰى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ))❶

''یہ اس کے لیے ہے جو اچھا کلام کرتا ہے، کھانا کھلاتا ہے، اکثر روزے رکھتا ہے اور رات جب سب لوگ سو رہے ہوں، اللہ کو راضی کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔''

فائدہ:...... مومن بدزبان نہیں ہوتا۔ اچھا کلام کرنا مومن کی شان ہے۔ لوگوں کو کھانا کھلانا بہت بڑی نیکی ہے۔ بھوکے کو کھانا کھلایا جائے یا قرابت داروں کو کھانے کی دعوت پہ بلایا جائے، اس سے پیار محبت اور ہمدردی کے احساسات و جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ اکثر نفل روزے رکھنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے لیکن آپ ﷺ نے مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا نبی کریم ﷺ پسند کرتے تھے۔ اور اسی کا حکم دیتے تھے۔ اور ساری رات کے قیام سے آپ ﷺ منع کرتے تھے تاکہ اہل خانہ (بیوی، بچوں) کے حقوق پامال نہ ہوں۔ [صحیح البخاری: ۱۹۷۵]

⑭...... تیمارداری کرنا اور جنازے میں شرکت کرنا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک روز اپنے

❶ سنن الترمذي: كتاب البر والصلة، باب قول المعروف، حديث: ۱۹۸٤۔ علامہ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

''تم میں سے کس نے آج روزہ رکھا ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جس نے آج کسی بیمار کی تیمارداری کی ہے؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا ہے جو آج کسی کے جنازے میں شریک ہوا؟ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت خوب، جس انسان میں یہ اوصاف ہوں،

((بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)) [1]

''اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔''

فائدہ:...... بیمار کی تیمارداری، بھوکے اور ضرورت مند سے تعاون کرنا اور مسلمان کے جنازے میں شریک ہونا ایسے اعمال ہیں جنھیں اللہ کی رضا کے لیے ادا کیا جائے تو بہت زیادہ اجر وثواب کا باعث ہیں۔ اگر دوسرے کے احسان کا بوجھ اتارنے کے لیے کیا جائے تو یہ اعمال بے کار ہیں۔

ایک حدیث میں ہے: روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ایک انسان سے کہیں گے کہ میں بیمار تھا، تو نے میری تیمارداری نہ کی، میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ انسان کہے گا یا اللہ آپ تو رب العالمین ہیں، آپ کے ساتھ یہ معاملات نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو نے (معلوم ہونے کے باوجود) میرے فلاں بندے کی تیمارداری نہ کی۔ تو نے (معلوم ہونے کے باوجود) میرے فلاں بندے کو بھوک میں کھانا نہ کھلایا۔ اگر تو یہ نیکیاں کرتا تو مجھے اس بندے کے پاس ہی پاتا۔ (تب اس انسان کے پاس سوائے شرمندگی کے کوئی جواب نہ ہوگا۔) [صحیح مسلم: ۲۵۶۹، مختصراً]

[1] المعجم الاوسط، للطبرانی: ٤/ ٧٢، حدیث: ٣٦٤٤.